سوال

(230)مرحوم کے ورثاء ایک بیٹے کے علاوہ اور بھی ڈاب بیٹے تھے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ میں کہ بنام حاجی امام بخش نے اپنی زندگی میں ہی اپنے بیٹے مانی خان کے نام پر زمین کروادی تھی حالانکہ مرحوم کے 4 بیٹے تھے اس کے بعد مانی خان فوت ہوا جس نے وارث چھوڑے تین بھائی۔ بتائیں کہ شریعت محمدی کے مطابق ہر ایک کو کتنا حصہ ملے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یادرہے کہ سب سے پہلے مرحوم کی ملکیت میں سے اس کے کفن دفن کا خرچہ نکالنے کے بعد اگر قرض ہے تو اسے ادا کیا جائے تیسرے نمبر پر اگر جائز وصیت کی تھی تک کل مال کے تیسرے حصے تک سے پوری کی جائے۔ اس کے بعد مرحوم کے بقیہ مال منقولہ خواہ غیر منقولہ کو ایک روپیہ قرار دے کر اس طرح تقسیم کی جائے گی۔

مرحوم امام بخش ملکیت 1 روپیہ

وارث: بیٹا 4 آنے، بیٹا 4 آنے، بیٹا 4 آنے، بیٹا 4 آنے،

اس کے بعد مانی خان فوت ہوا۔ ملکیت کو ایک روپیہ قرار دیں گے۔

وارث: بھائی 5 آنے 4 پائی، بھائی 5 آنے 4 پائی، بھائی 5 آنے 4 پائی،

نوٹ:......اگر ملکیت باپ کی تھی تو تقسیم ایسے ہی ہوگی۔

جدید اعشاریہ فیصد نظام تقسیم

اس میں مانی خان کی الگ سے ملکیت تقسیم کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کے وارث بھی وہی تین بھائی ہیں لہذا ان کے والد اور مانی خان کی کل ملکیت کو 100 شمار کرکے تینوں بھائی کو ایک ایک حصہ دے دیں۔ تقسیم یوں ہوگا۔

3 بھائی عصبہ   100 فی کس   33.333

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 636

محدث فتویٰ